محسن احرار، ابن امیر شریعت
حضرت سید عطاء المحسن بخاری قدس سرہ

# مرزائیوں کو دعوتِ حق

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق اور انسانی سماج کی حسین و جمیل تشکیل کے لئے نہ تو کسی سے مشورہ کیا۔ اور نہ ہی وہ مشورہ کے لئے کسی ضابطہ و قانون کا پابند ہے۔ وہ مالک و مختار مطلق ہے۔ جو چاہتا ہے، جیسے چاہتا ہے، کرتا ہے۔ اس سے کوئی پوچھ گچھ کرنے والا نہیں۔ وہاں کیوں اور کیسے کا گزر ہی نہیں۔ اس کا تو ایک ہی واضح مطالبہ ہے۔

اطیعونی..... صرف میری اطاعت کرو۔ اللہ کا یہ حق اس لئے بھی ماننا ضروری ہے کہ اسے ہم نے اللہ مان لیا ہے۔ جب اللہ مان لیا تو اس کے تمام حقوق تسلیم کرنا عین ایمان ہے۔ ان حقوق میں مین میخ نکالنا، پھر بندے کا حق نہیں۔ آقا و غلام کا رشتہ ہی ایسا ہے کہ اس میں غلام کی ذات کی نفی بندگی کی بنیاد ہے۔ بندگی کا مفہوم ہی یہ ہے کہ اپنی ذلتوں کا اعتراف اور معبود کی عظمتوں، رفعتوں کا اقرار کیا جائے۔ سنو کہ ہم بندگانِ بے کس تمناؤں کے منہ زور گھوڑے کے ایسے سوار ہیں،...... نے ہاتھ باگ پہ ہے نہ پا ہے رکاب میں

اس بے بضاعتی و کم مائیگی کے باوصف پانی کے اس بلبلے کو خدائی اور ابدیت کے افق پر تمنا کا دوسرا قدم جمانے کا روگ لاحق ہے...... ہر چند کہ حضرت انسان نے اس آرزو کا شاہکار تراشنے کے لئے اکتشافات اور یافتوں کا نعرہ انا ولا غیری بار بار لگایا مگر...... ہستی کے مت فریب میں آجائیو اسد

ہر چند کہیں کہ ہے! نہیں ہے

انسان کی اسی کاوش و کاہش کے مختلف مظاہر دیکھنے میں آئے ہیں۔ کہیں شداد و ہامان اپنی تعلیوں اور تجلیوں میں بدمست ناقوسِ کبریائی بجاتا نظر آتا ہے تو کہیں نمرود و فرعون الوہیت و فطری حکومت کی الہیاتی تشکیل و تعبیر میں غلطاں و پیچاں دکھائی دیتا ہے اور ان کا جبر و استبداد اس پر مستزاد۔ لیکن اللہ لم یزل نے اپنے ان ناکس بندوں کی راہنمائی، ہدایت اور تسکین کے لئے بھی یہی حکم دیا کہ وقولا له قولا لیناً لعله یتذکر او یخشی.

تم دونوں (موسیٰ و ہارون علیہما السلام) فرعون سے نرم لب و لہجہ میں گفتگو کرو ہو سکتا ہے کوئی بات اس کے دل میں اتر جائے اور وہ خشیت کا پیکر بن جائے...... ان فراعنہ و نماردہ کے لیے ان کی تمام سرکشی اور طاغوتیت کے باوجود حسنِ سلوک، مروت اور نرم لب و لہجہ میں فہمائش کا حکم بھی اس کی شانِ الوہیت اور اختیارات کی بے کراں وسعتوں کی علامت ہے۔ اس لب و لہجہ کے حکم کا پسِ منظر یہ ہے کہ دنیا میں ان کے لئے جتنی آسانیاں مہیا کی جا سکتی ہیں کی جائیں تاکہ اظہارِ حق، افہامِ حق، ایصالِ حق اور ادراکِ حق کے تمام طریقے آزمائے جائیں اور قبولِ حق کے لئے کوئی عذر باقی نہ رہے اور شیطان بھی قیامت کے دن داورِ محشر کے سامنے کھل کے انہیں کہہ اٹھے:

فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُم

مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو...... انہی فریب خوردہ شاہینوں میں سے ایک کرگسی شاہین مسٹر غلام احمد قادیانی بھی ہے جس نے اللہ کے انتخاب کے مقابلہ میں نفسی انتخاب کو مجددیت، مہدویت، مسیحیت اور آخر

میں نبوت و رسالت جانا، مانا اور پھر اس ابلیسی نفسیانیت کی تبلیغ شروع کر دی اور ۱۸۷۸ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک اس نے اپنی ساری توانائیاں ظلمت و تاریکی کی گمبھیرتا پھیلانے میں صرف کر دیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم سے لے کر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تک تمام اعاظم و اکابر ملت نے اس تاریکی کی دبیز تہوں کو کاٹنے میں عمر بتا دی مگر غلام احمد، اس کا بیٹا بشیر الدین محمود، اس کے نائب مولوی محمد علی اور نور الدین، اس کے پوتے مرزا ناصر محمود اور اب مرزا طاہر تمام نے بال ہٹ، تریاہٹ اور راج ہٹ کی ضرب الامثال میں چوتھی ہٹ "مرزاہٹ" کا اضافہ کیا اور اپنی منفی، سامراجی اور صیہونی قوتوں کے بل بوتے پر امت میں تخریب کاری کی انتہا کر دی۔ دشنام، الزام، تہمت، بہتان، دھوکہ، فریب، تاویل و تعبیر کا روز بازار ایسا گرم کیا کہ پناہ بخدا..... اپنی ضد، ہٹ دھرمی اور گناہ و کفر پر اصرار کو استقامت سے تعبیر کیا اور وحدت امت کو پارہ پارہ کر دیا۔

مجلس احرار اسلام نے ۱۹۳۴ء سے اس طاغوتی قبیلے کا عوامی محاسبہ شروع کیا اور اب کہ ۱۹۸۸ء بیت رہا ہے یہ محاسبہ جاری و ساری ہے۔ قافلۂ احرار مرزائیت کے تعاقب میں رواں دواں ہے۔ ہمارے بزرگوں نے اس وادیٔ پرخار میں اپنی عمر کی بہاریں لٹا دیں اور اس فتنۂ خبیثہ کی سرکوبی میں قربانی و ایثار کی داستانیں وراثت میں چھوڑ گئے۔ قافلہ سالار ایک ایک کر کے راہ حق میں جاں سپاری و جاں بازی کا خط مستقیم کھینچ گئے۔ آج بھی قافلۂ احرار اللہ کے فضل اور اس کی رحمت کی طاقت کے سہارے نئے نئے مجاہدانِ سربکف سے آراستہ ہو کر دشمن کی صف بندی کو تتر بتر کرنے کے لئے برسرپیکار ہے۔ ہم نے قلم کا علم بلاغت تھام لیا ہے اور کفر کی تاریکیوں میں علوم نبوت کا چراغ روشن کئے دعوت کا فریضہ ادا کرنے پر کمر بستہ ہیں۔ ہم "دعوت حق" دیتے ہیں ان گم کردہ راہ لوگوں کو جو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی اعتبار سے نبوت کے اجراء کے قائل ہیں اور غلام احمد قادیانی کو تدریجی مراحل سے گزرتا ہوا مقامِ نبوت پر فائز شخص مانتے ہیں۔ نبوت، رسالت، عصمت، امامت، اور ختم نبوت ایسے اوصاف ہیں جو قسامِ ازل نے نبوت کے شخص اعظم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پوری آب و تاب کے ساتھ تقسیم کر دیئے اب یہ اوصاف صرف آپ کا حصہ ہیں ان اوصاف میں آپ ہمہ وجوہ اب وہ واحد ذات قدسی صفت ہیں جس کا کوئی سہیم و شریک نہیں ہے۔ اللہ نے یہ نظام اب ختم کر دیا ہے۔ اب نبوۃ و رسالت کی تخلیق نہیں ہو گی بلکہ جو تاجدار انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کی رفاقت کا طلب گار ہے اس کے لئے ایک ہی راستہ ہے سچا اور سیدھا راستہ اور وہ ہے محمد رسول اللہ کی اطاعت کا راستہ۔ راہ حق، جادۂ حق اور منزل حق: وان هذا صراطي مستقيماً فاتبعوه ولا تتبعوا لسبل فتفرق بكم عن سبيله اور بے شک و شبہ میرا ہی راستہ سیدھا راستہ ہے اس کی اتباع کرو۔ دوسرے تمام راستوں کی اتباع مت کرو۔ ورنہ یہ راہ حق بھی گم کر بیٹھو گے۔

اللہ سے دعا کرتا ہوں، درخواست التجا کرتا ہوں کہ جو لوگ کسی بھی وجہ سے غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مجددیت، مہدویت مسیحیت اور نبوت و رسالت کے جال میں گرفتار ہو چکے ہیں۔ ہادیٔ مطلق انہیں ہدایت کا روشن راستہ دکھا دیں۔ (آمین)

۳جمادی الاول ۱۴۰۹ھ، ۱۴ دسمبر ۱۹۸۸ء دار بنی ہاشم۔ ملتان